ڈپٹی کمشنر کا ہسپتالوں اور تھانوں کا اچانک معائنہ، رات گئے عملے کی غیر حاضری پر برہمی، 6 ڈاکٹروں کو شوکاز نوٹس جاری

ایمرجنسی، لیبر روم اور زچہ و بچہ وارڈ میں صفائی ناقص، ادویات کی کمی کی شکایات، 24 گھنٹے میں جواب طلب

(نمائندہ خصوصی / اسٹاف رپورٹر)

ڈپٹی کمشنر کامران یوسف زئی نے جمعرات کی شب 11 بج کر 40 منٹ پر ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال کا اچانک دورہ کیا۔ وہ ہمراہ اسسٹنٹ کمشنر صدر ثمینہ رشید اور ایس ایچ او تھانہ صدر انسپکٹر جاوید اقبال تھے۔ ہسپتال کے مرکزی دروازے پر نہ تو کوئی ڈیوٹی افسر موجود تھا اور نہ ہی ایمرجنسی کا بورڈ روشن تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔

ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوتے ہی ڈپٹی کمشنر نے دیکھا کہ ایک بزرگ خاتون فرش پر بیٹھی درد سے کراہ رہی تھیں جبکہ ان کے لواحقین ڈاکٹر کو تلاش کر رہے تھے۔ ڈاکٹر عمیر فاروق ایمرجنسی روم کے ساتھ والے کمرے میں موبائل فون پر مصروف پائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے ان سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ’’ایک ضروری کال‘‘ پر تھے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ’’مریض کے لواحقین کو ڈاکٹر کی تلاش میں بھٹکنا پڑے تو یہ کال ضروری نہیں، غفلت ہے‘‘۔

لیبر روم کے دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے صفائی کی ناقص صورتحال پر بھی شدید ناراضی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ زچہ و بچہ وارڈ میں 20 بستروں کی گنجائش ہے جبکہ اس رات 34 خواتین داخل تھیں، یعنی بستر کم اور مریض زیادہ تھے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر بستر پر دو سے زیادہ مریض نہ رکھے جائیں اور اضافی بستروں کا انتظام 48 گھنٹوں میں کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا: ’’صفائی کا ٹھیکہ کاغذوں میں نہیں، وارڈ کے ہر کونے میں نظر آنا چاہیے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ادویات کے ذخیرے کا بھی معائنہ کیا۔ فارمیسی انچارج نے بتایا کہ بلڈ پریشر، شوگر اور درد کش ادویات کی شدید کمی ہے اور گزشتہ 15 دن سے مریضوں کو باہر سے دوائیں خریدنے کا کہا جا رہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے موقع پر ہی ڈرگ انسپکٹر کو ہدایت کی کہ وہ ضلع کے تمام میڈیکل اسٹورز کا اچانک دورہ کریں اور ذخیرہ اندوزی یا بلیک مارکیٹنگ میں ملوث پائے جانے والوں کے خلاف مقدمات درج کرائیں۔

ایس ایچ او تھانہ صدر انسپکٹر جاوید اقبال نے بتایا کہ ہسپتال کے احاطے میں قائم پولیس چوکی کا عملہ بھی اکثر غیر حاضر رہتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ چوکی کے انچارج کو 24 گھنٹے موجود رہنے کا پابند بنایا جائے اور ہسپتال کے گرد گشت کے لیے ایک موبائل گاڑی مقرر کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ’’پولیس کی موجودگی سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو تحفظ کا احساس ہونا چاہیے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے 6 ڈاکٹروں کو شوکاز نوٹس جاری کرنے کا اعلان کیا جن کی غیر حاضری ریکارڈ پر آئی۔ ان میں ڈاکٹر عمیر فاروق، ڈاکٹر نگہت سلیم اور ڈاکٹر فرحان مجید شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تسلی بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کی ایمرجنسی، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔ ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔

(صفحہ اول سے آگے)

ہسپتال کے ترجمان ڈاکٹر فیصل نواز کھرل نے بتایا کہ ہسپتال میں روزانہ اوسطاً 1,200 مریض او پی ڈی میں آتے ہیں جبکہ 180 مریض داخل ہیں۔ ان کے مطابق ادویات کی خریداری کے لیے 2 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے، تاہم سپلائی میں تاخیر کی وجہ سے کچھ ادویات کی قلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ڈرگ انسپکٹر کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔ ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔

(صفحہ 14 کالم 3 میں ملاحظہ کریں)

ضلع کونسل کی 18 ویں مفت آئی کیمپ میں 2 ہزار 340 مریضوں کا معائنہ، 612 موتیا کے آپریشن

ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عائشہ رفیق کا کیمپ کا دورہ، آپریشن تھیٹر کی سہولیات پر اطمینان کا اظہار، 3 روزہ کیمپ 5 مارچ کو ختم ہوگا

(نمائندہ خصوصی / اسٹاف رپورٹر)

ضلع کونسل کی جانب سے منعقدہ 18 ویں مفت آئی کیمپ کے پہلے روز 2 ہزار 340 مریضوں کا معائنہ کیا گیا جبکہ 612 موتیا کے آپریشن کیے گئے۔ کیمپ 3 روز جاری رہے گا اور اس کا اختتام 5 مارچ کو ہوگا۔ کیمپ کا افتتاح ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عائشہ رفیق نے کیا۔ وہ کیمپ کے مختلف شعبوں کا دورہ کرتی رہیں اور آپریشن تھیٹر کی سہولیات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ کوئی بزرگ صرف پیسوں کی کمی کی وجہ سے روشنی سے محروم نہ رہے‘‘۔

کیمپ کے چیف آپریشن سرجن ڈاکٹر فرحان مجید نے بتایا کہ آپریشن کیے جانے والے مریضوں میں 60 سال سے زائد عمر کے افراد کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’زیادہ تر مریض ایسے ہیں جن کا موتیا پک چکا تھا اور وہ تقریباً روشنی سے محروم ہو چکے تھے، ان کے چہروں پر آپریشن کے بعد جو اطمینان ہم نے دیکھا وہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ آپریشن کیے جانے والے مریضوں میں 20 فیصد ذیابیطس کے مریض بھی تھے۔

ڈاکٹر فرحان مجید نے کہا کہ ذیابیطس کے مریضوں کی آنکھ کا پردہ کمزور ہو جاتا ہے اور ان کا آپریشن زیادہ احتیاط اور تجربہ کار سرجن کا تقاضا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ایسے مریضوں کے آپریشن کامیابی سے کیے ہیں اور ان کی بینائی واپس لوٹائی ہے، یہ ہمارے لیے سب سے بڑا اطمینان ہے‘‘۔ انہوں نے کہا کہ کیمپ میں آنے والے مریضوں کا بلڈ شوگر ٹیسٹ بھی کیا گیا اور جن مریضوں میں ذیابیطس کی تشخیص ہوئی انہیں مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عائشہ رفیق نے کیمپ کے انتظامات پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ’’ضلع کونسل کا یہ کیمپ ایک مثال ہے کہ کس طرح منتخب ادارے اپنے شہریوں کی خدمت کر سکتے ہیں‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ ہر تحصیل میں سال میں کم از کم ایک بار ایسا کیمپ لگے تاکہ دیہی علاقوں کے مریض بھی شہر آئے بغیر علاج کروا سکیں‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ایسے مریضوں کے آپریشن کامیابی سے کیے ہیں اور ان کی بینائی واپس لوٹائی ہے، یہ ہمارے لیے سب سے بڑا اطمینان ہے‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ایسے مریضوں کے آپریشن کامیابی سے کیے ہیں اور ان کی بینائی واپس لوٹائی ہے، یہ ہمارے لیے سب سے بڑا اطمینان ہے‘‘۔

(صفحہ 14 کالم 3 میں ملاحظہ کریں)

ضلع کونسل کی 18 ویں مفت آئی کیمپ میں 2 ہزار 340 مریضوں کا معائنہ، 612 موتیا کے آپریشن

ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عائشہ رفیق کا کیمپ کا دورہ، آپریشن تھیٹر کی سہولیات پر اطمینان کا اظہار، 3 روزہ کیمپ 5 مارچ کو ختم ہوگا

(نمائندہ خصوصی / اسٹاف رپورٹر)

ضلع کونسل کی جانب سے منعقدہ 18 ویں مفت آئی کیمپ کے پہلے روز 2 ہزار 340 مریضوں کا معائنہ کیا گیا جبکہ 612 موتیا کے آپریشن کیے گئے۔ کیمپ 3 روز جاری رہے گا اور اس کا اختتام 5 مارچ کو ہوگا۔ کیمپ کا افتتاح ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عائشہ رفیق نے کیا۔ وہ کیمپ کے مختلف شعبوں کا دورہ کرتی رہیں اور آپریشن تھیٹر کی سہولیات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’ہمارا مقصد یہ ہے کہ کوئی بزرگ صرف پیسوں کی کمی کی وجہ سے روشنی سے محروم نہ رہے‘‘۔

کیمپ کے چیف آپریشن سرجن ڈاکٹر فرحان مجید نے بتایا کہ آپریشن کیے جانے والے مریضوں میں 60 سال سے زائد عمر کے افراد کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’زیادہ تر مریض ایسے ہیں جن کا موتیا پک چکا تھا اور وہ تقریباً روشنی سے محروم ہو چکے تھے، ان کے چہروں پر آپریشن کے بعد جو اطمینان ہم نے دیکھا وہ الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا‘‘۔ انہوں نے بتایا کہ آپریشن کیے جانے والے مریضوں میں 20 فیصد ذیابیطس کے مریض بھی تھے۔

ڈاکٹر فرحان مجید نے کہا کہ ذیابیطس کے مریضوں کی آنکھ کا پردہ کمزور ہو جاتا ہے اور ان کا آپریشن زیادہ احتیاط اور تجربہ کار سرجن کا تقاضا کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ایسے مریضوں کے آپریشن کامیابی سے کیے ہیں اور ان کی بینائی واپس لوٹائی ہے، یہ ہمارے لیے سب سے بڑا اطمینان ہے‘‘۔ ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عائشہ رفیق نے کیمپ کے انتظامات پر اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ ’’ضلع کونسل کا یہ کیمپ ایک مثال ہے کہ کس طرح منتخب ادارے اپنے شہریوں کی خدمت کر سکتے ہیں‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ ہر تحصیل میں سال میں کم از کم ایک بار ایسا کیمپ لگے تاکہ دیہی علاقوں کے مریض بھی شہر آئے بغیر علاج کروا سکیں‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ایسے مریضوں کے آپریشن کامیابی سے کیے ہیں اور ان کی بینائی واپس لوٹائی ہے، یہ ہمارے لیے سب سے بڑا اطمینان ہے‘‘۔

(صفحہ 14 کالم 3 میں ملاحظہ کریں)

ڈپٹی کمشنر کا ہسپتالوں اور تھانوں کا اچانک معائنہ، رات گئے عملے کی غیر حاضری پر برہمی، 6 ڈاکٹروں کو شوکاز نوٹس جاری

ایمرجنسی، لیبر روم اور زچہ و بچہ وارڈ میں صفائی ناقص، ادویات کی کمی کی شکایات، 24 گھنٹے میں جواب طلب

(نمائندہ خصوصی / اسٹاف رپورٹر)

ڈپٹی کمشنر کامران یوسف زئی نے جمعرات کی شب 11 بج کر 40 منٹ پر ضلع ہیڈکوارٹر ہسپتال کا اچانک دورہ کیا۔ وہ ہمراہ اسسٹنٹ کمشنر صدر ثمینہ رشید اور ایس ایچ او تھانہ صدر انسپکٹر جاوید اقبال تھے۔ ہسپتال کے مرکزی دروازے پر نہ تو کوئی ڈیوٹی افسر موجود تھا اور نہ ہی ایمرجنسی کا بورڈ روشن تھا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔

ایمرجنسی وارڈ میں داخل ہوتے ہی ڈپٹی کمشنر نے دیکھا کہ ایک بزرگ خاتون فرش پر بیٹھی درد سے کراہ رہی تھیں جبکہ ان کے لواحقین ڈاکٹر کو تلاش کر رہے تھے۔ ڈاکٹر عمیر فاروق ایمرجنسی روم کے ساتھ والے کمرے میں موبائل فون پر مصروف پائے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے ان سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ ’’ایک ضروری کال‘‘ پر تھے۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ’’مریض کے لواحقین کو ڈاکٹر کی تلاش میں بھٹکنا پڑے تو یہ کال ضروری نہیں، غفلت ہے‘‘۔

لیبر روم کے دورے کے دوران ڈپٹی کمشنر نے صفائی کی ناقص صورتحال پر بھی شدید ناراضی ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ زچہ و بچہ وارڈ میں 20 بستروں کی گنجائش ہے جبکہ اس رات 34 خواتین داخل تھیں، یعنی بستر کم اور مریض زیادہ تھے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ہر بستر پر دو سے زیادہ مریض نہ رکھے جائیں اور اضافی بستروں کا انتظام 48 گھنٹوں میں کیا جائے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا: ’’صفائی کا ٹھیکہ کاغذوں میں نہیں، وارڈ کے ہر کونے میں نظر آنا چاہیے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ادویات کے ذخیرے کا بھی معائنہ کیا۔ فارمیسی انچارج نے بتایا کہ بلڈ پریشر، شوگر اور درد کش ادویات کی شدید کمی ہے اور گزشتہ 15 دن سے مریضوں کو باہر سے دوائیں خریدنے کا کہا جا رہا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے موقع پر ہی ڈرگ انسپکٹر کو ہدایت کی کہ وہ ضلع کے تمام میڈیکل اسٹورز کا اچانک دورہ کریں اور ذخیرہ اندوزی یا بلیک مارکیٹنگ میں ملوث پائے جانے والوں کے خلاف مقدمات درج کرائیں۔

ایس ایچ او تھانہ صدر انسپکٹر جاوید اقبال نے بتایا کہ ہسپتال کے احاطے میں قائم پولیس چوکی کا عملہ بھی اکثر غیر حاضر رہتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ چوکی کے انچارج کو 24 گھنٹے موجود رہنے کا پابند بنایا جائے اور ہسپتال کے گرد گشت کے لیے ایک موبائل گاڑی مقرر کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ’’پولیس کی موجودگی سے مریضوں اور ان کے لواحقین کو تحفظ کا احساس ہونا چاہیے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے 6 ڈاکٹروں کو شوکاز نوٹس جاری کرنے کا اعلان کیا جن کی غیر حاضری ریکارڈ پر آئی۔ ان میں ڈاکٹر عمیر فاروق، ڈاکٹر نگہت سلیم اور ڈاکٹر فرحان مجید شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تسلی بخش جواب نہ ملنے کی صورت میں محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کی ایمرجنسی، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔

ہسپتال کے ترجمان ڈاکٹر فیصل نواز کھرل نے بتایا کہ ہسپتال میں روزانہ اوسطاً 1,200 مریض او پی ڈی میں آتے ہیں جبکہ 180 مریض داخل ہیں۔ ان کے مطابق ادویات کی خریداری کے لیے 2 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے، تاہم سپلائی میں تاخیر کی وجہ سے کچھ ادویات کی قلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ڈرگ انسپکٹر کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔ ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔

(صفحہ اول سے آگے)

ہسپتال کے ترجمان ڈاکٹر فیصل نواز کھرل نے بتایا کہ ہسپتال میں روزانہ اوسطاً 1,200 مریض او پی ڈی میں آتے ہیں جبکہ 180 مریض داخل ہیں۔ ان کے مطابق ادویات کی خریداری کے لیے 2 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے، تاہم سپلائی میں تاخیر کی وجہ سے کچھ ادویات کی قلت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’ہم نے ڈرگ انسپکٹر کو ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے‘‘۔

ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔ ڈپٹی کمشنر نے ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ، لیبر روم اور ادویات کی صورتحال کی روزانہ رپورٹ 24 گھنٹے میں طلب کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ’’اگر ایک عام شہری رات کے اس پہر مدد کے لیے آئے تو اسے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست اس کے ساتھ کھڑی نہیں‘‘۔

(صفحہ 14 کالم 3 میں ملاحظہ کریں)